کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

صداقت دین کا نشان امام احمد رضا خان

المعروف

دیوبندی پمفلٹ کا جواب

مصنف
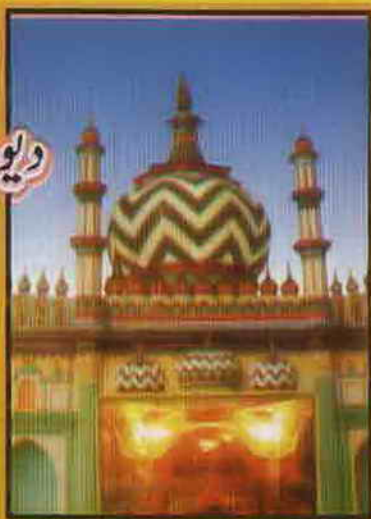
مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی

ناشر

بزم اعلحضرت امام احمد رضا ملیر سعود آباد

مکتبہ رضا CA-17 الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

صداقت دین کا نشان امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حمد وصلوۃ کے بعد کمال بصد ادب معروض کہ دیوبندیوں کی جانب سے جاری کردہ پمفلٹ بدست محمد اعظم قادری صدر انجمن شمشیر مصطفیٰ ﷺ ڈرگ کالونی موصول ہوا۔ جو کہ ایک قرطاس (کاغذ) پر از خیانت و مجموعہ حماقت و جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کا جواب لکھنے کا حکم دیا گیا چنانچہ حسب الارشاد بعونہ تعالیٰ اس کے جواب پر قلم اٹھایا۔

قرطاس موجب افتراق وباعث فساد کا عنوان یہ ہے۔ گستاخان رسول ﷺ کون ؟

مؤلف علامہ سعید احمد قادری مؤلف رضاخانی مذہب۔

بریلوی مولویوں کا اصلی روپ جس سے سادہ لوح مسلمان بے خبر ہیں۔

بریلوی ملاؤں کے کلمے :

گستاخی نمبر ۱...... (۱) لاالہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ ص ۸۳)

(۲) لاالہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ (تذکرہ غوثیہ ص ۱۱۰)

(۳) لاالہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ (انوار خواجہ صفحہ نمبر غائب)

(۴) لاالہ الا اللہ شبلی رسول اللہ (تذکرہ غوثیہ ص ۳۲۳۔ قرطاس (پرچہ) صفحہ اول)۔

الجواب۔ بعونہ علیم ووھاب نمبر ا۔

تعجب تو اس امر کا ہے کہ ناشر خائن نے مؤلف کا نام و پتہ بتایا مگر ناشر سارق وفارق نے اپنا نام چھپایا اور پتہ بھی نہ بتایا تا کہ کوئی گریبان نہ پکڑ سکے حقیقت یہ ہے کہ چوروں کا ہمیشہ سے یہی

داب رہا ہے کہ اپنا نام و نشان چھپاتے ہیں۔

نمبر ۲۔ مؤلف کا نام علامہ سعید احمد قادری رضاخانی مذہب یعنی بریلوی مذہب کا پیرو اور بریلوی مذہب وہابیہ دیابنہ کے نزدیک امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کا نام ہے۔

نمبر ۳۔ اس سے ظاہر ہے کہ مولف پہلے دیوبندی مذہب کا پرچارک تھا جب اس پر باب الہدایت وا ہوا تو اس مذہب مطرود دیوبندی نامسعود کو ترک کیا مذہب مہذب اہلسنت جس کو بریلوی کہتے ہیں بصد ادب واحترام قبول کیا جسے ناشر سارق نے رضاخانی مذہب تحریر کیا۔

نمبر ۴۔ علامہ سعید احمد صاحب جن کو مؤلف قرار دیا بحمدہ تعالیٰ بقید حیات مہتہ جھیڈو تحصیل چشتیاں ضلع بھاول نگر میں رہائش پزیر ہیں ان کو چھوڑ کر دوسروں سے بھیک مانگنا عجیب ہے۔

نمبر ۵۔ ناشر خائن پر لازم تھا کہ علامہ سعید احمد صاحب قادری کی خدمت میں سوال کرتا اور اپنی اصلاح خاطر کی بھیک مانگتا یقیناً جواب باصواب پاتا۔

نمبر ۶۔ البتہ ان کی خدمت میں یہ سوال کرنے میں حق بجانب تھا کہ پہلے آپ دیوبندی مذہب پر شیدا اور عقائد دیابنہ پر فریفتہ تھے پھر وہ اسباب بیان کیجئے جن کی بناپر اس مذہب نا مہذب دیوبندی کو مطرود ٹھہرایا اور مذہب مہذب اہلسنت کو قبول فرما کر امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم میں پناہ لی اور دیوبندی مذہب پر لعنت بھیج کر اس عذاب سے جان چھڑالی؟

نمبر ۷۔ مولنا سعید احمد صاحب مذہب اہلسنت (بریلوی) کی حقانیت اور صداقت کی دلیل اور دیوبندی مذہب کا بطلان دلائل نقلیہ وعقلیہ سے ثبوت دیجئے تاکہ آپ کو دیوبندی مذہب کا مردود ٹھہرانا اور بریلوی مذہب کا مقبول ہونے کی دلیل پیش کیجئے۔

نمبر ۸۔ مئولف کے حضور لب کشائی اور خامہ فرسائی کے بجائے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر گمراہ کرنے کی سعی مذموم کرنا یہی تو ابلیس لعین کا کام ہے۔

کلمے اور گستاخی:

سیدی خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اولیاء کاملین سے ہیں ان پر گستاخ رسول ﷺ کا مجرم ٹھہرا کر (معاذ اللہ) کا فر ثابت کرنا کیسی صریح دشنام طرازی اور بہتان تراشی ہے نیز اس ملعون فرقہ وہابیہ دیابنہ کے علاوہ ان کے ہم اثر علماء راسخین و مقتیان معتمدین اور اولیاء کاملین سے جس نے ان حضرات مذکورہ پر کوئی فتویٰ جاری کیا یا گرفت فرمائی ان کے اسمائے گرامی پیش کیجئے مابعد صدیاں گزریں کسی عالم دین نے کوئی محاسبہ فرمایا؟ غور طلب یہ امر ہے کہ اولیاء اکرام کو گستاخ رسول ﷺ کہنا اور کافر سمجھنے والا کیسا شقی ملعون ہوگا جبکہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ مولوی مرتضیٰ حسن ناظم تعلیمات و ناظم شعبہ تبلیغ دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں "مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے" (اشد العذاب ص ۲) اور لکھتے ہیں کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کیوجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا (اشد العذاب ص ۹) یہ تمہارے گھر کی شہادت اور تازیانہ ہے فاعتبرو ایا اولو الالباب۔

بریلوی ملاؤ کے کلمے:

ناشر لکھتا ہے "لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اور لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ" وغیرہ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ وحمدہ "سیدی خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلوی تھے اور بریلویوں کے مخالف اور دشمن دیوبندی وہابی وغیرہ ہیں عالم اسلام میں ان حضرات اولیاء اکرام کی شان عالی اظہر من الشمس ہے اور بریلوی مذہب سے مراد اعلحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک اور مذہب معروف و مشہور ہے پس یہی صداقت دین کی دلیل ہے۔

تاریخ وصال :

سیدی ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف ۳۳۴ھ اور سیدی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۶۲۷ھ اور اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف ۱۳۴۰ھ ہے۔

چوتھی صدی اور ساتویں صدی کے حضرات اولیاء اکرام چودھویں صدی ہجری والے کی امامت اور مسلک کی پیروی خلاف عقل و دانش ہے جو پاگل علم و فہم سے عاری وہی اس کے قائل و فائل ہیں یہی ان کا جنون خالص ہے۔

اللہ اکبر

سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ دشمنان دین واعدائے مسلمین بعجز کمال لکھتا ہے اور بڑی شدومد سے اعتراف کرتا ہے کہ اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیاء عظام وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب اور مسلک پر تھے چنانچہ آفتاب نصف النہار کی مانند ظاہر اور واضح ہو گیا کہ صداقت دین کا نشان امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس پر جتنا بھی فخر اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے کم ہے۔

کتاب تذکرہ غوثیہ کی حقیقت اور اس کا تعارف

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب "تذکرہ غوثیہ" دیوبندی فریب کا شاہکار ہے کتاب کا نام دیکھ کر ہر مومن کا ذہن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب مائل ہو جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس کتاب میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ ہوگا مگر اہل فہم جب اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کو دیوبندیت کے جال میں شکار کو پھانسنے کے پھندے نظر آتے ہیں مگر سیدھے سادھے بے علم لوگ دیوبندیت کا شکار ہو جاتے ہیں اور دین وایمان کو گنواتے ہیں گویا شراب کی بوتل پر گلاب کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ بنانے کی یہ شاطرانہ چال ہے۔

متولف کتاب :
اس کتاب تذکرہ غوثیہ کا مؤلف کوئی مولوی گل حسن ہے جس نے اس
کتاب میں کسی وہابی مسمّی غوث علی شاہ کی حکایات وروایات نقل کی ہیں غوث علی شاہ کی پیدائش
ماہ رمضان المبارک ۱۲۱۹ھ ہے الخ (تذکرہ غوثیہ ص د) اور مولوی اسماعیل دہلوی جس نے وہابیت
کی ہندوستان میں بنیاد رکھی اس کی تاریخ پیدائش ۱۱۹۲ھ اور ۱۲۴۶ھ میں سرحدی پٹھانوں
کے ہاتھ مارا گیا یہ دور وہابیت کی ترویج کا معروف دور ہے مولوی غوث علی شاہ نے والدہ سے
بسم اللہ اور پھر پنڈت رام سنہی سے پڑھا چنانچہ گل حسن صاحب لکھتے ہیں "ایک روز ارشاد ہوا
کہ جب ہم چار برس چار مہینے کے ہوئے تو بڑی والدہ نے بسم اللہ پڑھا کر قرآن شریف شروع
کرایا اور پنڈت رام سنہی صاحب جو پدر رضاعی تھے نرنکار کا نام لے کر شاستر کا آدنبھ کیا (تذکرہ
غوثیہ ص ۱۶) یہ غوث علی شاہ کا اپنا ذاتی فرمان ہے جس نے نرنکار کا نام لے کر (معاذ اللہ) آدنبھ
کیا وہ کیسا مسلمان ہوگا پھر فرماتے ہیں "بعد چند مدت کے ہمارے والد ماجد نے اپنے پاس دہلی
میں بلا لیا یہاں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے ایک سبق کافیہ کا مولوی شاہ اسحاق صاحب سے
اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے حدیث شریف پڑھی"
(تذکرہ غوثیہ ص ۱۶)

گل حسن صاحب لکھتے ہیں "ایک روز (غوث علی شاہ کا) ارشاد ہوا جب
ہم جوالا پور سے چل کر ہردوار پہنچے تو سرون ناتھ جی سے ملاقات ہوئی
نہایت خاطر مدارت کی اور اپنے مکان میں ٹھہرایا دونوں وقت عمدہ کھانا
کھلایا جب پربی کا وقت آیا تو ہم نے دھوتی باندھ قشقہ لگا کر کنڈل ہاتھ
میں لے کر ہرکی پیڑی پر جا موجود ہوئے ایک ہندو نے پوچھا تم کون ہو
ہم نے کہا برہمن (تذکرہ غوثیہ ص د ۴) ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے ؟ اس
طرح کتاب میں بہت سی کفریات موجود ہیں۔

عقائد :

مولوی گل حسن، مولوی غوث علی شاہ کے عقائد تحریر فرماتے ہیں جن میں چند یہ ہیں۔
(۱)قل انما انابشر مثلکم یو حی الیَّ انما الھکم الہ واحد۔ تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ تمھارا صاحب ایک صاحب ہے۔(تذکرہ غوثیہ ص ۱۳۴)اور لکھتے ہیں" ومن یدع مع اللّٰہالھا اخرلا برھان لہ بہ۔اور جو کوئی پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم جس کی سند نہیں اس کے پاس۔فلا تدع مع اللّٰہ الٰھا اخر فتکون من المعذبین سومت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم پھر پڑے تو عذاب میں۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۱۳۴)

بطور نمونہ یہ آیات نقل کر دی گئیں جس سے واضح ہے کے ان کا عقیدہ وہابی عقیدہ ہے قرآن کریم کا مفہوم بدل دیناان کا دینی شعار ہے۔

خیانت

نمبر ا......قل انما انا بشر مثلکم یو حی الیَّ الخ(الکھف آیت ۱۱۰) ترجمہ رضویہ۔ تم فرماؤں ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

نمبر ۲......ومن یدع مع اللّٰہ الخ(المومنون آیت ۱۱۷)اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں(ترجمہ رضویہ)۔

نمبر ۳......فلا تدع مع اللّٰہ الٰھا اخر فتکون من المعذبین(الشعراء آیت ۲۱۳) تو تو اللہ کے سوادوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا(ترجمہ رضویہ)۔

نمبر ۴......دیو بندی وہابی مذہب میں سید المرسلین محبوب رب العالمین خلیفۃ اللہ الا عظم ﷺ (معاذ اللہ) دیوبندیوں جیسے ایک آدمی ہیں۔

نمبر ۵......یدع جس کے (معنی) عبادت ہیں اس کا ترجمہ پکارے کیا۔

نمبر ۶......الٰہا یعنی معبود کا ترجمہ حاکم تحریر کیا حالانکہ قرآن کریم میں احکم الحاکمین فرمایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم بہت سے ہیں اور حاکم بامعنی معبود نہیں ہو سکتا وہابیہ کے نزدیک اللہ کے ساتھ کسی کو پکارنا شرک ہے جیسا کے گزرا تو وہابیہ دیابنہ پر لازم ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ لگانا چھوڑ دیں نیز اذان میں اقامت میں اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ پکارنا چھوڑ دیں کوئی دوسرا کلمہ جدید اپنے لئے بنائیں کہ جو رسول کے پکارنے سے ان کو بچائے اس کے باوجود بھی قراۃ کرتے ہوئے قرآن میں انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا پکارنا جیسے یا آدم، یا موسیٰ وغیرہ پھر قرآن کریم کو بھی چھوڑنا لازم آئے گا ورنہ وہابی مشرک کہلائیگا۔

کفر خالص :

یہی غوث علی شاہ فرماتے ہیں "صبح و شام نبی علیہ السلام پر درود بھیجے اور ان کی آل و اصحاب کی خیر منائے اور اگر ہندو ہو تو رام و کرشن کی ارتھی کرے دیوتاؤں کے نام کی مالا جپے (تذکرہ غوثیہ ص ۳۲۶) شرعاً رسوم کفریہ کی اجازت دینا بھی کفر ہے مگر غوث علی شاہ رام کرشن اور دیوتاؤں کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں یہ قطعاً کفر ہے مذکور اور تذکرہ نگار کا دین ان عبارات خبیثہ سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

خبث باطنی :

مولوی گل حسن لکھتے ہیں "ایک روز (غوث علی شاہ کا) ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ کی خدمت میں دو شخص بالارادہ بیعت حاضر ہوئے ان میں ایک کو فرمایا کہ کہو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ اس نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا اس نے پوچھا آپ نے لاحول کیوں پڑھی کہ ایسے بے شرح کے پاس مرید ہونے آیا

آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لیے پڑھی کے ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہدی اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا اور وہی فرمایا کہ کہو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا آپ تو ورے ہی گر پڑے رسالت پر ہی قناعت کی۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۲۸۹)

یہ ہیں دیوبندی وہابی خباثت کے ثمرات نہ اولیاء اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم پر بھرپور غلیظ حملوں سے باز نہیں آتے مسلمانوں یاد رکھو شراب کی بوتل سے شراب ہی بر آمد ہوگی اس سے گلاب کی توقع نہ رکھو۔

حقیقت واقعہ :

حضور سیدی سلطان مشائخ نظام الحق والشرع والدین نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شرط سے تجھ کو مرید کرتا ہوں کہ جو کچھ میں ارشاد فرماؤں تو اس کو بجالائے اس نے قبول کیا شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کلمہ کس طرح پڑھتے ہو اس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا آپ نے فرمایا اس طرح پڑھو لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ جو کہ یہ شخص عقیدہ میں راسخ تھا فوراً پڑھنے لگا لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ فوراً رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ میں کون ہوں آنحضرت ﷺ کے غلام سے خود کو منسوب کرنا بے ادبی سمجھتا ہوں چہ جائیکہ ان کی برابری کا دعویٰ کروں یہ امر صرف تیری حسن عقیدت کے دریافت کے واسطے کیا تھا" (فوائد الفوائد مجموعہ ملفوظات سلطان المشائخ حضرت نظام اولیاء محبوب الٰہی دہلوی ص ۳۶۰ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی) یہ نفس حکایت شیخ المشائخ اور دیوبندی روایت پر از خباثت کا فرق ملاحظہ فرمائیں اسی پر چشتی رسول اللہ وغیرہ کو قیاس فرمائیں۔

گستاخی نمبر ۲

بریلویوں کا خدا شادی شدہ ہے، بیوی کا نام موسیٰ سہاگ ہے۔امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی موسیٰ سہاگ کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لایموت ہے کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں حضرت موسیٰ سہاگ نے آسمان کی طرف منہ اٹھاکر فرمایا مینہ (بارش) بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹدیں اور جل تھل ہو گیا (ملفوظات دوم ۹۴)۔

الجواب:

دیوبندیوں کی گستاخی اور کفر بہازی بے حد و بے مثال ہے ایسا افترا کفر بھرا کافر کہتے بھی شرمائے مگر ان کو شرم نہ آئے اصل عبارت یہ کہ کسی شخص نے امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا "حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے ارشاد مجذوب کی یہ پہچان ہے کے شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و قاضی و اقابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آوزاری حد سے گزری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور اسمان کی جانب منہ اٹھاکر فرمایا مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے یہ کہنا تھا کے گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹدیں اور جل تھل بھر دیئے۔ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر مسجد کو جاتے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتار اور مسجد کو ساتھ ہو لئے اور خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی

لایموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار پر بعض مجاوروں کو دیکھا کے اب تک بالیاں کڑے جو شن پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق (ملفوضات حصہ دوم ص ۸۰-۸۱)۔

دیوبندی گستاخ کافر ساز لکھتا ہے "بیوی کا نام موی سہاگ اور سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کیسا ظلم شدید اور کفر عنید ہے جس کا ملفوظات شریف میں تصور بھی نہیں موی سہاگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حالت جذب میں فرماتے ہیں یہ علم وحواس کے ساتھ بہتان لگاتے ہیں پھر اس کو گستاخی قرار دیکر بریلویوں پر بہتان لعین لگاتے ہیں امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حکایت نقل فرمائی اگر ان کے اندر کوئی جرات اور مردانگی تھی تو اس حکایت کو موضوع من گھڑت ثابت کرتے مگر بے حیاباش ہر خواہی کن۔ان لوگوں کو اللہ کے محبوبوں سے عداوت عظیم ہے جس کی آتش غیظ کا یہ دھواں نکل رہا کیا نہ دیکھا کہ ان ہی کے مرنی آقا غوث علی شاہ حکایت بیان کرتے ہیں۔

حکایت :

"حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک بار جلوت میں سبحانی ما اعظم شانی کہا مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا ہے فرمایا کہ اب کے بار ایسا سنو تو بے تامل چھری مارنا اگلے دن پھر وہی کیفیت ہوئی مریدوں نے چھریاں ماریں لیکن کوئی اثر نہ ہوا اصحاب نے یہ واقع بیان کیا فرمایا بایزید یہ ہے جسے تم دیکھتے ہو وہ بایزید نہ تھا (تذکرہ غوثیہ ص ۱۳۹) دیکھو بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ سبحانی ما اعظم شانی فرما رہے ہیں۔

گستاخی نمبر ۳

احمد رضا خان بریلویوں کا خدا ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا ہے تیرا اور سب کا خدا احمد رضا (نغمۃ الروح ص ۴۳)

الجواب:

خدا جانے دیوبندی جاہل اور پاگل ہونے کے باوجود بے ایمان مفتری بھی ہے نغمۃ الروح میں منقبت نگار فرماتے ہیں۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا۔ احمد رضا

تیری نسل پاک میں پیدا کرے کوئی ہم رتبہ تیرا احمد رضا (ص ۴)

اگر قلب میں ذرہ ایمان و دماغ میں کچھ شعور ہوتا تو اس کے لئے کافی تھا کہ جب دیوبندیوں نے احمد رضا کو اپنا خدا مان لیا تو یہ خطاب تیرا اور سب کا کس کی جانب ہے کیا خدا کے اوپر بھی کوئی دوسرا خدا ہے نیز خدا اور احمد رضا کے درمیان جو لکیر تھی وہ ہضم کر گیا منقبت نگار تو فرماتے ہیں کہ اے احمد رضا یہ دعا ہے کہ تیرا اور سب کا خدا تیری نسل پاک میں کوئی تیرا ہم رتبہ پیدا فرمائے مگر دیوبندیوں کے لیئے یہ دعا زہر قاتل ہے اس کو تو رام کرشن اور دیوتاؤں کی پوجا کرنا منظور خاطر ہے۔

گستاخی نمبر ۴

بریلوی ملاؤں کا پیر خدا سے دو سال چھوٹا ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں (فوائد فریدیہ ص ۸)

الجواب:

بریلوی امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ کو اپنا امام اور مجدد زمان ماننے والوں کا نام ھے شاطر ناشر ثابت کرے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کی پیروی کرنے والے تھے ان کا زمانہ محمود غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہے فوائد فریدیہ دستیاب نہ ہو سکی ورنہ پورا حوالہ کے ساتھ ان کی ذہن دوزی کر دی جاتی۔

گستاخی نمبر ۵

انبیاء اپنی قبروں میں عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں۔ احمد رضا خان صاحب بیان کرتے ہیں انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ھیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات جلد ۳ ص ۳۲) پیش کی جاتی پر غور کرو۔

الجواب:

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ھیں بلکہ سیدی محمد بن عبد الباقی فرماتے ھیں کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ھیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (الملفوظ سوم ص ۲۵۔۲۶) معلوم ہوا کہ یہ قول سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی کا ہے اللہ کی لعنت جھوٹوں پر وہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان بتاتے ہیں پس اگر ہمت ہے تو حکم گستاخی و کفر صاحب زرقانی پر لگائیں سیدی محمد بن عبد الباقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرنے والا اور ان کو اپنا امام اور امجد ماننے والا ثابت کریں دیو بندی خباثت اور شقاوت قلبی ملاحظہ فرمائیں کہ محمد بن عبد الباقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شب باشی فرمائیں اور یہ خبیث عورتوں سے صحبت کرنا ٹھہرائیں اللہ کی لعنت ہو ایسے جھوٹوں پر شب باشی کو صحبت قرار دینا اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی کو گالی دینا ہے مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں "محمد الحضرمی مجذوب ابدال میں سے تھے آپ کی کرامتوں میں ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوئے تھے (جمال الاولیاء ص ۸۸)

تھانوی صاحب محمد الحضرمی کا ایک ہی شب میں لوگوں سے شب باش ہونا یعنی ان پر بدکاری کا الزام لگانا ثابت کرتے ہیں رہا لفظ پیش کرنا یہ بزرگوں کی خدمت مین تکریماً حاضر کرنے کو کہا جاتا ہے۔

گستاخی نمبر ۶

خدااور رسول کو گالی دینااور جوتیاں مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ زبان
سے لاالہ الاالله کہ دینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں
دے جوتیاں مارے کچھ بھی کرے اس کا بیٹا ہونے سے نہیں نکل سکتا
پھر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یونہی جس نے لاالہ الاالله کہ لیا اب وہ خدا
کو جھوٹا کذاب سمجھے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا
اسلام نہیں بدل سکتا (تمہید الایمان ص ۲۶)

الجواب:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء دیوبند کی عبارات ملعونہ پر حکم کفر جاری فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں "یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اول بے علم نادان ان کے عذر دو قسم کے ہیں۔

عذر اول: فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔

عذر دوم: صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں (تمہید الایمان ص ۱۸) عذر دوم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں "ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا جب سے اس نے محمد رسول ﷺ کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا دیکھو جب سے اس کے شاگرد ان رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں

دھکیلیں گے یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی بھائیوں کروڑ کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار علیہ السلام سے زیادہ استاد کی وقعت ہو اللہ ورسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (آمین)

فرقہ دوم : معاندین و دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام، قرآن وخدا ورسول وایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغواؤ تلبیس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بتاتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بل لعنهم الله بكفر هم فقليلا ما يومنون ہ یہ مسلمانوں کے دشمن خدا اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں

مکر اول :اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایامن قال لا اله الااللهدخل الجنه جس نے لاالہ الااللہ کہ لیا جنت میں جائے گا پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے مسلمانوں ذرا ہوشیار۔ خبر دار اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لاالہ الااللہ کہ لینا گویا خدا کا بیٹا(معاذ اللہ) جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کا بیٹا ہونے سے نہیں نکل سکتا یوں ہیں جس نے لاالہ الااللہ کہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیہ کریمہ (احسب الناس) میں گزرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کے نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ

بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا (تمہید ایمان ص ۲۰-۲۱) دشمنان دین وعدائے مسلمین نے اس مکر ملعون کی عبارت نقل کی جو وجوہ کفر تھی اور اس کا رد جواب شیر مادر کی طرح ہضم کی ہم نے تمہید ایمان سے پوری عبارت نقل کی اور ان شیاطین مردود کی خباثت کو واضح کر دیا۔

گستاخی نمبر ۷

حضور ہی خدا ہیں ؎ ہمارے سرور عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے
خدا سے ملنا چاہے تو محمد کو خدا جانے (پمفلٹ)

اصل شعر یہ ہے ؎ ہمارے سرور عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے
خدا سے ملنا چاہے محمد کا خدا جانے

ظالم نے "کا" کو بدل کر "کو" لکھ دیا۔

گستاخی نمبر ۸

شاہ احمد نورانی کا حال یہ سیاسی لوگ ہم کو ان لوگوں سے کیا علاقہ نہ یہ ہمارا دین ہے۔

گستاخی نمبر ۹

حدائق بخشش میں ہے۔

؎ انجام دے آغاز رسالت باشد...... اینک گو ہم تابع عبدالقادر (پمفلٹ)

ناشر ظالم نے پہلا شعر ہضم کر لیا پوری رباعی یہ ہے

بر وحدت اور ابع عبدالقادر...... یک شاہد و دو سابع عبدالقادر
انجام دے آغاز رسالت باشد...... اینک گو ہم تابع عبدالقادر

اول کے دونوں مصرعے جن کے بغیر مفہوم مکمل نہیں ہوتا وہ شیر مادر کی طرح ہضم کر کے خیانت مکمل کر دی۔

لغات:

وحدیت - یکتائی، رابع - چوتھائی، عبدالقادر - اسم غوث اعظم، شاہد - گواہ، سابع - ساتواں، آغاز - ابتداء، رسالت - پیغمبری

رسالت	عبدالقادر تین حروف
۱-۲-۳-۴-۵	۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹
ر-س-ا-ل-ت	ع-ب-د- ا-ل-ق- ا- د- ر

احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں شان غوثیت میں سیدی عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ کی یکتائی یعنی بے مثالی پر لفظ "عبدالقادر" کا چوتھا حروف الف ایک شاہد ہے اور دوسرا شاہد اسی لفظ عبدالقادر کا ساتواں حرف وہ بھی الف ہے حرف الف سے یکتائی کے معنی کی طرف اشارہ ہوتا ہے لفظ عبدالقادر کے چوتھے اور ساتویں حرف "الف" کو اعلیحضرت نے غوث اعظم کی شان یکتائی پر دو شاہد کے طور پر پیش کیا اور شہادت کا نصاب بھی دو ہے پھر انجام دے آغاز رسالت باشد یعنی عبدالقادر کا انجام یعنی آخری حرف "را" ہے اس لفظ "را" لفظ رسالت کا آغاز ہوتا ہے آخری مصرعے میں فرمایا اے پیروی کرنے والے غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی جب تو نے اس رباعی میں لفظ عبدالقادر کے محاسن کو پالیا، اب اگلی رباعی بھی کہو غوث پاک کے کمال ولایت کے بعد رسالت کا آغاز ہوتا ہے یعنی ولایت کی انتہاء کے بعد نبوت کی ابتدا ہوتی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں ولایت کا منتہی اور نقطہ کمال قطبیت اور غوثیت کے مقامات ہیں۔

گستاخی نمبر ۱۰

کے جواب میں مفتی احمد یار خان صاحب کا رسالہ "نور" ملاحظہ ہو وہ تو حضور اکرم ﷺ کو نور فرماتے ہیں۔

﴿ختم شد﴾